فیصلۂ اول

مع مخطوطہ

786/92

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی قائم کردہ ایک تنظیم بنام حبیبی سنی جماعت قائم ہے جو تبلیغ و اشاعت دین کے فرائض انجام دیتی رہتی ہے اس تنظیم کے تمام اراکین حضور مجاہد ملت کے مریدین یا معتقدین ہیں بھدرک اڑیسہ میں ایک غیر عالم پیر صاحب رہتے ہیں ان کے ماننے والوں نے اس تنظیم کا بائیکاٹ کیا تو اس تنظیم کے کلیدی عہدے داروں کا ایک وفد جن میں اکثر حجاج کرام اور سبھی متشرع تھے برائے افہام و تفہیم پیر صاحب موصوف سے ملاقات کے لیے ان کے مسکن پہ(پر) پہنچا وفد کے تمام لوگوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں ملی بڑی مشکل سے صرف دو آدمیوں کو باریابی نصیب ہوئی تو پیر صاحب موصوف نے انہیں جھڑکیاں دیں اور اپنے جلال کا بھرپور مظاہرہ کیا جھڑکیاں کھانے کے بعد وہاں سے واپس ہونے سے پہلے جب مصافحہ کے لیے ان دونوں نے ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا "ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں" اس کے بعد حبیبی سنی جماعت کے ریزولیشن کے تحت صدر تنظیم ہذا نے ایک رجسٹری خط ان کی خدمت میں بھیجا کہ ہمارے کفر کو واضح کیجئے تاکہ ہم توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح کر سکیں اور اگر ایک ہفتہ کے اندر جواب نہ آیا تو ہم یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہوں گے کہ ہمارا کفر کچھ بھی نہیں ہے اور شریعت کا مسئلہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا تقریبا مہینہ سوا مہینہ کا عرصہ گزر چکا ہے پیر صاحب موصوف سے اس سلسلے کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ سنی مسلمانوں کو کافر کہ دینے کی وجہ سے پیر صاحب پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے کیا ان سے مرید ہونا ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا از روئےشرع درست ہے؟ اور اب تک جتنی نمازیں ان کی اقتدا میں پڑھی گئیں اور جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے اور ایسی تنظیم کا بائیکاٹ کرنے والوں کے لیے کیا حکم ہے جواب بالتفصیل قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

المستفتیان

دستخط حاجی لقمان، حاجی عبدالستار حبیبی، حاجی عثمان غنی حبیبی،حاجی سلیم حبیبی، حاجی عثمان علی حبیبی، لیاقت علی حبیبی۔

786/92

الجواب حدیث میں ہے" ایما مسلم قال لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما ان کان کما قال و الا جارت علیه" جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دو میں ایک ضرور کافر ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ جائے گا فقہائے کرام نے اس حدیث کے ظاہر کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا جو بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور متکلمین کے نزدیک تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اگر قائل نے یہ جملہ دشنام کے طور پر کہا تو سخت گنہگار ہوا مگر کافر نہ ہوگا اور مسلمان کو کافی جان کر بے وجہ مکفر نے یہ لفظ کہا تو قطعا کفر ہے بہر حال بر تقدیر صدقے سوال و ثبوت مقال قائل پر دونوں سورتوں میں توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے در مختار میں ہے "وما فیه خلاف یؤمر بالاستغفار و التوبة و تجدید النکاح"اور ان سے مرید ہونا اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا ناجائز ہے اس واقعہ کے بعد سے اب تک جتنی نمازیں پڑھی گئیں دہرائی جائیں اور ان کی بیعت فسخ ہو گئی جو لوگ ان سے مرید ہو چکے ہیں وہ کسی جامع شرائط بیعت سے مرید ہو سکتے ہیں واللہ تعالی اعلم۔

دستخط فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۲,رمضان ۱٤۰۸ ھ

و مہر مرکزی دارالافتاء بریلی شریف و

تصدیقات

۱ :- شہزادہ مصنف قانون شریعت حضرت مولانا مفتی محی الدین احمد ہشام جعفری

مہتمم دارالعلوم حنفیہ جون پور یوپی

۲ :- حضرت علامہ مفتی محمد رحمت اللہ صاحب قادری شیخ الحدیث دارالعلوم غریب نواز الہ آباد یوپی

۳ :- حضرت مولانا مفتی امان الرب صاحب ہزاری باغ بہار

۴۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ

ہمارے یہاں حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کا قائم کردہ ایک تنظیم بنام سنی حبیبی جماعت قائم ہے جو تبلیغ و اشاعت دین کے فرائض انجام دیتی رہتی ہے۔ اس تنظیم کے تمام اراکین حضور مجاہد ملت کے مریدین یا معتقدین ہیں۔ کچھ دنوں قبل ہمارے یہاں ایک عالم پیر صاحب رہتے ہیں ان کے ماننے والوں نے اس تنظیم کا بائیکاٹ کیا تو اس تنظیم کے کلیدی عہدہ داروں میں ایک وفد (جو اکثر حجاج کرام اور سبھی متشرع تھے) برائے افہام و تفہیم پیر صاحب کے مکان سے ملاقات کے لئے ان کے مسکن پر پہنچا۔ مگر تمام لوگوں کو اندر جانے کی اجازت نہیں ملی آخر کار شکل یہ ہوئی کہ دو آدمیوں کو باریابی نصیب ہوئی۔ تو پیر صاحب موصوف نے انھیں گالیاں دیں اور اپنے جدال کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ جب گالیاں کھانے کے بعد وہ واپس ہونے لگے جب مصافحہ کے لئے ان دونوں نے ہاتھ بڑھایا تو انھوں نے مصافحہ سے انکار کر دیا اور فرمایا "ہم حبیبی سنی جماعت کو نہیں مانتے حبیبی سنی جماعت والے کافر ہیں" اس کے بعد حبیبی سنی جماعت کے ریزولیشن کے تحت صدر تنظیم ہذا نے ایک رجسٹری خط ان کی خدمت میں بھیجا کہ ہمارے کفر کو واضح کیجئے تاکہ ہم توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح کر سکیں اور اگر ایک ہفتہ کے اندر جواب نہ آیا تو ہم یہ فیصلہ لینے پر مجبور ہونگے کہ ہمارا کفر کچھ بھی نہیں ہے اور یہ [illegible] تکفیر ناقص رہے گا۔ تقریباً مہینہ سوا مہینہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ پیر صاحب موصوف سے ابھی تک اس مسئلہ کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ سنی مسلمانوں کو کافر کہہ دینے کی وجہ سے پیر صاحب پر کیا حکم شرعی عائد ہوتا ہے۔ کیا ان سے مرید ہونا ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا از روئے شرع درست ہے اور اب تک جتنی نمازیں ان کی اقتداء میں پڑھی گئیں اور جو لوگ ان کے مرید ہو چکے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔ اور ایسی تنظیم کا بائیکاٹ کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے۔ جواب بالتفصیل قرآن و حدیث و فقہ حنفی کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

المستفتیان

(حاجی لقمان، حاجی عبد الستار حبیبی، حاجی عثمان غنی حبیبی، حاجی سلیم حبیبی، حاجی عثمان علی حبیبی، لیاقت علی حبیبی۔) شیخ لقمان [illegible]

الجواب ۴۸۶/۲۲

حدیث شریف میں ہے [illegible] قال لاخیہ [illegible]

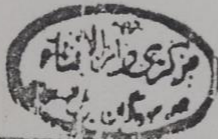
[illegible]

یا کافر فقد باء بہ احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ "تو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہنے والا ان دو میں ایک ضرور کافر ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ جائیگا۔ فقہائے کرام نے اس حدیث کے ظاہر کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا جو بے وجہ شرعی کسی [illegible] کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اور متکلمین کے نزدیک

تو تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اگر قائل نے یہ جملہ دشنام کے طور پر کہا تو سخت گنہگار ہوا
مگر کافر نہ ہوگا اور مسلم کو کافر جان کر بے وجہ مکفر یہ لفظ کہا تو قطعاً کفر ہے۔ بہر حال
دونوں پر اقدیر صدق سوال و ثبوت مقال قائل پر دونوں صورتوں میں توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان
بھی کرے۔ در مختار میں ہے "وما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح"
اور ان سے مرید ہونا اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے اب تک
جتنی نمازیں پڑھی گئیں دہرائی جائیں اور انکی بیعت فسخ ہوگئی جو لوگ ان سے مرید ہو چکے
ہیں وہ کسی جامع شرائط بیعت سے مرید ہو سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اختر رضا خاں ازہری
قادری غفرلہ
۱۳ رمضان ۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح واللہ تعالیٰ اعلم
محمد احمد القادری
خادم دار العلوم غریب نواز
الہ آباد۔



۷۸۶۔ استفتاء ولوجواب استفتاء استنادا استنباط منظور شدہ۔ الحمد للہ اکرم بستانی جو اسی
الرشد مبارک ومنافی مسلمانوں کو ایسے جاہل دریدہ دہن لوگوں سے بالکلیہ اجتناب کرنا ہی توفیق علا
ذمہ داری ہے شخص مذکور کو پیر بنانا سخت غلطی اور پیران عظام کی توہین ہے نعوذ باللہ من
ذلک ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اکبر القادری
(شہزادہ جانشین قانون شریعت)
مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف
ڈاکٹر رفیق احمد استاذ

نقل اس مسئلہ اور جواب مسئلہ سے پالکل متفق ہوں
سید محمد اکرم ربانی عفی عنہ صدر نائب دار العلوم
محمد ربانیہ ای کالج خانقاہ یوپی

ضروری نوٹ۔ یہ استفتاء جناب سید نسیم اختر صاحب۔ عرف لال سرکار
سے متعلق ہے۔ جو کچھ بھی حکم شرعی عائد ہوا ہے وہ سید نسیم صاحب پر ہے۔
لہذا ان کے مریدین و معتقدین کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

